بجٹ تقریر

میزانیہ برائے مالی سال 2022-23ء

محکمہ خزانہ حکومتِ پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ سپیکر!

1۔ میں شکر گزار ہوں اُس رب کائنات کا جو جسے چاہتا ہے عہدہ اور منصب عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے اِن سے محروم کر دیتا ہے۔ مقامِ شُکر ہے کہ اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے چور دروازے سے برسرِ اقتدار آنے والے شُعبدہ بازوں کے عزائم کو ناکام بنا کر مسلم لیگ (ن) اور اُس کے اتحادیوں اور پاکستان کے عوام کو سرخرو کیا۔ پنجاب کی سر زمین اِس بات کی گواہ ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے پنجاب کے عوام نے خادمِ پنجاب محمد شہباز شریف سے زیادہ مدبّر، متحرک، محنتی اور دیانتدار لیڈر نہیں دیکھا۔ مجھے فخر ہے کہ آج ہم عزمِ نو کے ساتھ اُسی خادم اعلیٰ کے اقدامات اور پالیسیوں کے سلسلے کو وزیر اعلیٰ پنجاب محمد حمزہ شہباز کی قابل اور پر عزم قیادت میں بحال کرنے جا رہے ہیں۔

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

جنابِ سپیکر!

2۔ سابق حکومت کے زیر انتظام وطن عزیز خصوصاً پنجاب کی تاریخ کے گزشتہ ساڑھے تین برس ڈویلپمنٹ سمیت زندگی کے ہر شعبے میں ابتری کے سال تھے۔ دنیا گواہ ہے کہ یہ وہ دن تھے کہ جب اِس صوبے میں گورننس نام کی کوئی چیز دِکھائی نہ دیتی تھی۔ اقربا پروری اور قبیلہ نوازی عروج پر تھی اور شفافیت کے نام پر آنے والی برسرِ اقتدار سیاسی جماعت کے نامزد حکمران کرپشن کے ریکارڈ رقم کر رہے تھے۔ میں اِن سیاہ دِنوں اور سیاہ تر راتوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ شاعر نے کہا تھا کہ

شب گزر جائے تو ظلمت کی شکایت بے سود
درد تھم جائے تو اظہارِ اذیت کیسا

جنابِ سپیکر!

3۔ اعداد و شمار اس امر کے شاہد ہیں کہ 2019ء سے 2022ء کے وسط تک نہ تو کوئی قابل ذکر ترقیاتی منصوبہ مکمل کیا گیا اور نہ ہی عوامی فلاح و بہبود کے کوئی اقدامات منظر عام پر آئے۔ مقام افسوس ہے کہ ان سفاک حکمرانوں نے پاکستان اور اُس کے عوام کے ساڑھے تین قیمتی برس اپنے مخالفین کے خلاف الزام تراشیوں اور جھوٹے مقدمات بنانے کی نذر کر دیئے۔

جنابِ سپیکر!

4۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 18-2017ء میں اپنا آخری بجٹ پیش کیا تھا۔ اُس وقت ملکی معیشت کی شرح نمو میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔ فی کس آمدنی 1629 ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔ دنیا بھر میں پاکستان کو بیرونی سرمایہ کاری کیلئے ایک موزوں مُلک قرار دیا جا چکا تھا۔ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ ایشیا کی دوسری اور دنیا کی پانچ بڑی مارکیٹوں میں شمار کی جارہی تھی اور عالمی سطح کے مالیاتی ادارے بھی اس معاشی ترقی کی تائید کر رہے تھے۔

جنابِ سپیکر!

5۔ پاکستان اور چائنہ کے مابین CPEC کا معاہدہ محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کی معاملہ فہم اور ولولہ انگیز قیادت میں تیزی سے اپنی تکمیل کی جانب رواں دواں تھا۔ CPEC کے تحت 51 ارب ڈالر کی تاریخ ساز سرمایہ کاری کی گئی جس کے تحت پنجاب میں مختلف منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد جاری تھا۔ اُس دور کا سب سے بڑا چیلنج توانائی کا بحران تھا جسے پہلی بار صوبائی سطح پر بجلی کے منصوبے لگا کر شکست دی گئی۔ پنجاب میں بجلی کے کئی منصوبے اپنی پیداوار کا آغاز کر چُکے تھے۔

جنابِ سپیکر!

6۔ کل کا مورخ جب PTI کے جرائم کی فہرست مرتب کرے گا تو میں دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ ان جرائم میں CPEC کے ساتھ اُس کی بدسلوکی اور ہمسایہ دوست ملک چین کے ساتھ تعلقات میں رَخنہ اندازی کی کوششوں کو سرِفہرست رکھنے پر مجبور ہوگا۔ جنابِ سپیکر! پاکستان کے عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کون تھا جو پاکستان کے عظیم دوست چین کے صدر کے دورے میں ایک برس کی تاخیر کا باعث بنا۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ کون تھا جس نے CPEC کے تحت آنے والی سرمایہ کاری کو روکنے کیلئے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم برسرِ اقتدار آ کر نہ صرف یہ منصوبے روک دیں گے بلکہ ان میں شامل بین الاقوامی کمپنیوں کے خلاف مقدمات بھی چلائیں گے۔ یہ تھا وہ مجرمانہ طرزِ عمل جس کا خمیازہ عوام آج تک بھگت رہے ہیں۔ لیکن ہم مایوس ہونے والوں میں سے نہیں کیونکہ ہم نے گزرنے والے کل کو بھی بدلا تھا اور انشاءاللہ آنے والے کل کو بھی بدلیں گے۔ ہمارا عزمِ نو یہی ہے کہ " کیا تھا، کر کے دکھائیں گے "۔

جنابِ سپیکر!

7۔ سابق حکومت نے شعوری طور پر اس امر پر توجہ نہ دی کہ توانائی کا مسئلہ درحقیقت دیگر تمام مسائل کی جڑ ہے جن میں بیروزگاری، غربت اور مہنگائی بھی شامل ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب لوڈ شیڈنگ نے عوام کے کاروبار تباہ کر دیئے تھے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار بیرون ملک جانے کو ترجیح دے رہے تھے۔ کاروباری طبقہ اثاثہ جات کی بیرون ملک منتقلی میں مصروف تھا۔ دوسری طرف ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے دن رات ایک کر کے لوڈ شیڈنگ اور دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔ اس طرح اقتصادی جمود ٹوٹا، امنِ عامہ قائم ہوا، کاروبار نے ترقی کی، سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور معاشی توازن اور سماجی ترقی کے اہداف کا حصول ممکن ہوا۔

جنابِ سپیکر!

8۔ تعلیم میں سرمایہ کاری کا دعویٰ کرنے والوں کی فردِ عمل اس شعبے میں بھی خالی نکلی۔ پچھلے ساڑھے تین سالوں میں سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافے کی بجائے افسوس ناک حد تک کمی دیکھنے میں آئی۔ صوبے میں 9 یونیورسٹیاں اور ہر ضلع میں گرلز کالجز بنانے کے جھوٹے اعلان کرنے والوں نے جاتے جاتے یکساں نظامِ تعلیم کے نام پر سرکاری اسکولوں کے ساتھ ساتھ نجی اسکولوں کا مستقبل بھی داؤ پر لگا دیا۔

جنابِ سپیکر!

9۔ اِسی طرح شعبہ صحت میں بھی سوائے حسرت اور مایوسی کے عوام کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ عوام دشمنی کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ ہسپتالوں کے جنرل وارڈز میں لگائے گئے ایئر کنڈیشنرز اور مفت ادویات کی فراہمی کا نظام محض اس لیے لپیٹ دیا گیا کہ اس کا آغاز اور اہتمام خادمِ پنجاب کی کوششوں کا ثمر تھا۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کینسر کے مریضوں کے مفت علاج کا اعلان کیا تھا۔ ستم ظریفی دیکھیے کہ اِس موذی مرض کے علاج کے نام پر اپنی سیاست کی دکان چمکانے والوں نے حکومت میں آنے کے بعد جو پہلے اقدامات کیے اُن میں کینسر کے غریب مریضوں کے مفت علاج کے پروگرام کے خاتمے کا اقدام بھی شامل ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے صحت کارڈ پروگرام کو انصاف کارڈ کا نام دے کر عوام کی اَشک شوئی کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ مسلم لیگ (ن) کو سڑکوں

اور پُلوں کی تعمیر کو ترجیح دینے کا طعنہ دینے والوں نے کوئی نیا ہسپتال قائم کیا اور نہ ہی کسی یونیورسٹی کے لیے کوئی نئی عمارت تعمیر کی۔ سوشل سیکٹر کی ترقی کا نعرہ لگانے والے پہلے سے موجود تعلیمی اداروں کی نمائشی اپ گریڈیشن کے ذریعے یونیورسٹیوں اور کالجز کا درجہ دینے کے اعلانات کے سوا کچھ نہ کر سکے۔ اُنہوں نے ان نام نہاد Upgraded تعلیمی اداروں میں مطلوبہ تدریسی عملہ دیا اور نہ ہی اُنھیں کوئی اضافی انفراسٹرکچر مہیا کیا۔ سماجی تحفظ کے نام پر عوام کو مستقل بنیادوں پر سہولیات فراہم کرنے کے بجائے انہیں پناہ گاہوں کے سبز باغ دکھائے گئے۔ میٹرو بس اور اورنج ٹرین پر تنقید کرنے والوں نے اپنے دور میں ٹرانسپورٹ کا کوئی ایک بھی نیا منصوبہ متعارف نہیں کروایا۔ شہروں میں مواصلات کا نظام حکمرانوں کی بے حسی اور Bad Governance کی نذر ہو کر رہ گیا اور دیہات میں سڑکوں کے جاری منصوبے داخل دفتر کر دیئے گئے۔ خادمِ پنجاب کے 8000 کلومیٹر سے زائد سڑکوں کے تاریخی منصوبے "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کو "نیا پاکستان منزلیں آسان" کا نام دے کر اپنے نام لگوانے کی کوشش کی گئی لیکن یہ کوشش اُن حکمرانوں کو جگ ہنسائی کے ایک اور موقع کے سوا کچھ نہ دے سکی۔ آج PTI پنجاب میں جن ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہی ہے اُن میں سے شاید ہی کوئی ایک منصوبہ ایسا ہو جس کا سنگِ بُنیاد مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں نہ رکھا جا چکا ہو۔ خواتین کی سیاسی شمولیت کے علمبرداروں نے اقتدار میں آنے کے بعد خواتین کی بہبود کے شعبوں کو مسلسل نظر انداز کیے رکھا۔ ایک کروڑ نوکریوں اور 50 لاکھ گھروں کی فراہمی کا وعدہ بھی وفا نہیں کیا گیا۔ اپنی تقریروں میں صوبے کے غریب ترین عوام کو غربت کی لکیر سے اوپر لانے کا نعرہ لگانے والے یہ نااہل حکمران آج عوام الناس کیلئے مہنگائی کا طوفان کھڑا کر کے آئینی اور سیاسی بحرانوں کو ہوا دینے میں مصروف ہیں۔ سابق حکومت کی نااہلی اور کئی اہم ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد میں دانستہ تاخیر کے سبب آج متعدد منصوبوں کی لاگت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اور جس کا خمیازہ قوم کو اربوں روپے کے اضافی اخراجات کی شکل میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

10۔ اِن معاشی حالات میں ایک مکمل اور متوازن بجٹ پیش کرنا یقیناً آسان نہیں تھا لیکن مسلم لیگ (ن) نے اِس چیلنج کو بھی قبول کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد حمزہ شہباز کے احکامات کی روشنی میں ایک عوام دوست بجٹ کی تیاری کو یقینی بنایا جس کی اہم ترجیح مہنگائی کے ستائے عوام کو سماجی تحفظ کی فراہمی ہے۔ یہاں میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا

ہوں کہ صوبائی بجٹ کی تیاری کے عمل میں محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے زیر اہتمام تھنک ٹینکس، معاشی ماہرین، چیمبرز آف کامرس، اکیڈیمیا اور عوامی حلقوں سے موصول ہونے والی تجاویز کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے تاکہ بجٹ کو حقیقی معنوں میں عوام دوست بجٹ بنایا جا سکے۔

جنابِ سپیکر!

11۔ اِس سے پہلے کہ میں معزز ایوان کو مالی سال 23-2022ء کے بجٹ کے نمایاں خدوخال سے آگاہ کروں میں آپ کی توجہ اُن حقائق کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا جو ہماری معیشت کو براہ راست متاثر کر رہے ہیں۔ اِن میں عالمی سطح پر پیدا ہونے والے معاشی بحران کے علاوہ ملکی برآمدات میں ہونے والی کمی مہنگائی کا سبب بن رہی ہے۔ اور دوسری طرف خام تیل کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے پاکستانی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

12۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ پاکستان کو درپیش موجودہ معاشی بحران کے بڑے اسباب میں مذکورہ بالا عوامل کے علاوہ ایک بڑا سبب وہ رویہ اور طرزِ عمل تھا جسے بدقسمتی سے PTI نے اقتدار میں آنے سے پہلے اور اُس کے بعد اختیار کیے رکھا۔ اِس ضمن میں چینی صدر کے دورے اور CPEC کے بارے میں اِس جماعت کے رویے کا تذکرہ میں پہلے کر چکا ہوں۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے اِس ایوان سے سوال کرتا ہوں کہ کیا کسی ایسے ملک میں بیرونی یا اندرونی سرمایہ کاری کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے جس کا وزیراعظم اور اُس کے ساتھی 24 گھنٹے ملک کو سیاسی عدم توازن اور بے یقینی کی صورتحال سے دوچار کرنے میں مصروف رہتے ہوں۔ رہی سہی کسر سابق حکومت کے آئی ایم ایف کے ساتھ سخت ترین شرائط پر طے کیے گئے معاہدے نے پوری کر دی۔ نتیجتاً یہ ذمہ داری نئی بننے والی حکومت کے کاندھوں پر آن پڑی۔ حکومت کو آئی ایم ایف کے ساتھ یہ معاہدہ پورا کرنا پڑا کیونکہ سب جانتے ہیں کہ عالمی مالیاتی اداروں کے ساتھ معاہدوں کی خلاف ورزی پاکستان پر ان کا اعتماد ختم کر سکتی ہے۔

جنابِ سپیکر!

13۔ اب میں اِس معزز ایوان کو مالی سال 23-2022ء کے بجٹ میں دستیاب وسائل کی تفصیل سے آگاہ کرنا چاہوں گا۔ آئندہ مالی سال 23-2022ء کے بجٹ کا مجموعی حجم 3,226 ارب روپے تجویز کیا جا رہا ہے جس میں

سے کُل آمدن کا تخمینہ 2,521 ارب 29 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ Federal Divisible Pool سے پنجاب کے لیے 2,020 ارب 74 کروڑ روپے آمدن کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ صوبائی محصولات کی مد میں پچھلے سال سے 24 فیصد اضافے کے ساتھ 500 ارب 53 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جس میں پنجاب ریونیو اتھارٹی سے 22 فیصد اضافے کے ساتھ 190 ارب روپے، بورڈ آف ریونیو سے 44 فیصد اضافے کے ساتھ 95 ارب روپے اور محکمہ ایکسائز سے 2 فیصد اضافے کے ساتھ 43 ارب 50 کروڑ روپے کے محصولات کی وصولی کے اہداف مقرر کئے گئے ہیں جبکہ Non Tax Revenue کی مد میں 24 فیصد اضافے کے ساتھ 163 ارب 53 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں 435 ارب 87 کروڑ روپے تنخواہوں، 312 ارب روپے پینشن اور 528 ارب روپے مقامی حکومتوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

14۔ موجودہ حکومت اپنے پچھلے دور کی طرح اِس دور میں بھی ٹیکس وصولیوں میں نچلے طبقے پر بوجھ میں کمی اور صاحبِ حیثیت طبقات پر ٹیکس نیٹ کے پھیلاؤ کی عوام دوست پالیسی پر کاربند ہے۔ آئندہ مالی سال میں پنجاب حکومت کی جانب سے سیلز ٹیکس آن سروسز کی مد میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جارہا ہے۔ چھوٹے کاروباروں کی سہولت کیلئے سیلز ٹیکس آن سروسز میں ٹیکس ریلیف کے ساتھ ساتھ کسی سروس پر ٹیکس کی شرح میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا جارہا۔ تاہم صوبے کے ذاتی محصولات میں اضافے کیلئے شہری علاقوں میں اسٹیمپ ڈیوٹی کی شرح کو 1 فیصد سے بڑھا کر 2 فیصد کرنے کی تجویز دی جارہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

15۔ حکومت نے اِس امر کا خصوصی خیال رکھا ہے کہ مراعات یافتہ اور متمول طبقے کو Tax Net میں لایا جائے جب کہ مستحق اور کم آمدنی والے طبقے کو ادائیگیوں میں چھوٹ دی جائے۔ اِس ضمن میں پنجاب فنانس ایکٹ 2014ء کے تحت پُرتعیش گھروں پر عائد کردہ لگژری ہاؤس ٹیکس کے شیڈول میں بلحاظ رقبہ نئے ریٹ متعارف کروائے جارہے ہیں جن کا اطلاق یکم جولائی 2022ء سے ہوگا۔ آئندہ مالی سال میں موٹر گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی کے لیے نظرِثانی شدہ e-Auction پالیسی کا اجراء کیا جارہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

16۔ جیسا کہ میں معزز ایوان کو پہلے آگاہ کر چکا ہوں کہ آئندہ مالی سال 23-2022ء کے بجٹ کا مجموعی حجم 3,226 ارب روپے تجویز کیا جا رہا ہے جو گزشتہ مالی سال سے 22 فیصد زائد ہے۔ جس میں سے 1,712 ارب روپے جاری اخراجات کی مد میں تجویز کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

17۔ خادمِ پنجاب کی روایت کے عین مطابق، محرومِ معیشت طبقوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنا ہمارے وزیراعلیٰ جناب حمزہ شہباز کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ چنانچہ میں ان کی ہدایات کے مطابق آج اس معزز ایوان میں پنجاب کے غریب عوام کیلئے صوبے کی تاریخ کے سب سے بڑے امدادی پیکج کا اعلان کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔

جنابِ سپیکر!

18۔ حکومت نے وزیراعلیٰ عوامی سہولت پیکج کے تحت 200 ارب روپے کی خطیر رقم سے عام آدمی کیلئے سستے آٹے کی فراہمی کو یقینی بنا دیا ہے۔ اِس تاریخی پیکج کے تحت 10 کلو آٹے کا تھیلہ جو پہلے 650 روپے میں بیچا جا رہا تھا اب عوام کو 490 روپے میں دستیاب ہے۔

جنابِ سپیکر!

19۔ مجھے آج اِس ایوان میں 200 ارب روپے کے اِس عوامی پیکج کے ساتھ ساتھ غریب عوام کی سہولت کیلئے ایک اور بڑے رعایتی پیکج کا اعلان کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہو رہا ہے۔ اِس پیکج کی مالیت 142 ارب روپے ہے جس کے تحت عوام الناس کو اشیاءِ خورونوش کی قیمتوں میں کمی، رعایتی نرخوں پر سفری سہولیات کی فراہمی، غریب کاشتکاروں کو کھاد کی رعایتی نرخوں پر دستیابی اور دیگر زرعی ضروریات کی فراہمی شامل ہیں۔

جنابِ سپیکر!

20۔ میں اِس معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ترقیاتی بجٹ میں ریکارڈ اضافے کا اعلان کر رہی ہے۔ آئندہ ترقیاتی پروگرام کیلئے 22 فیصد اضافے کے ساتھ 685 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ مالی سال 23-2022ء کا یہ بجٹ مہنگائی، توانائی کے بحران اور سماجی عدم

تحفظ جیسے مسائل کا توڑ ہوگا۔ہم آئندہ مالی سال کے بجٹ کو ترقی کے اُسی مربوط نظام کے ساتھ منسلک کرنے جا رہے ہیں جس کا سلسلہ 2018ء میں منقطع ہوا تھا۔15 ماہ کا یہ مختصر دورانیہ جو ہمیں سابق حکومت کی نا اہلی کے سبب میسر آیا اِس میں تمام خرابیوں کی اصلاح تو ممکن نہیں لیکن ہم اِس امید کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں کہ اِس مختصر دورانیے میں نئے عزم کے ساتھ کی گئی اصلاحات اور پنجاب اسپیڈ کی بحالی مایوس عوام کے حکومت پر اعتماد کو یقینی بنائے گی۔یہی وجہ ہے کہ ہم نے مالی سال 2022-23ء کے اِس بجٹ کو" کیا تھا۔۔کر کے دکھائیں گے" کے نعرے سے موسوم کیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

21۔ ترقیاتی بجٹ کا 40 فیصد سوشل سیکٹر، 24 فیصد انفراسٹرکچر، 6 فیصد پروڈکشن سیکٹر اور 2 فیصد سروسز سیکٹر پر مشتمل ہے۔جبکہ دیگر پروگرامز اور خصوصی اقدامات کیلئے 28 فیصد مختص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

22۔ PTI کے دورِ حکومت میں بین الاضلاعی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت سے بھی مجرمانہ غفلت برتی گئی۔ہم نے مالی سال 2022-23ء کے دوران اِن سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کیلئے 35 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔تعمیر و ترقی کے اِس منصوبے سے جہاں لاکھوں افراد کو آسان سفر میں سہولت میسر آسکے گی وہاں اس اقدام سے شہروں اور دیہات کی معاشی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

جنابِ سپیکر!

23۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ قیدیوں کیلئے بین الاقوامی طور پر مسلمہ حقوق کو یقینی بنانا ہر انسان دوست حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ چنانچہ پنجاب حکومت اِس ضمن میں قیدیوں کی فلاح و بہبود اور جیلوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کیلئے 6 ارب روپے مختص کر رہی ہے جس کے تحت Correctional Facilities Revamping Programme اور Prisoners Welfare Programme کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کے گذشتہ دورِ حکومت کے دوران جن حکومتی اقدامات اور منصوبوں کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غیر معمولی طور پر سراہا گیا اُن

میں صوبائی دارالحکومت میں Punjab Safe Cities Authority کا قیام بھی شامل ہے۔ اِس اتھارٹی کے تحت جرائم پیشہ عناصر کی نگرانی اور اُنہیں قانون کی گرفت میں لانے کیلئے اربوں روپے کی لاگت سے جدید ترین کیمروں پر مبنی نظام کی داغ بیل ڈالی گئی۔ پنجاب حکومت کا یہ شاندار منصوبہ بھی سابق حکومت کی عدم دلچسپی کا شکار رہا جس کی وجہ سے یکے بعد دیگرے کیمرے خراب ہوتے چلے گئے جس کا لازمی نتیجہ جرائم میں بے پناہ اضافہ تھا۔ آئندہ مالی سال میں ہماری حکومت اِس منصوبے کی اصل شکل میں بحالی کے ساتھ ساتھ اس کی توسیع کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ حکومت اِس مقصد کیلئے پہلے مرحلے میں 3 ارب 6 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کر رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

24۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری حکومت نے 2016ء کے دوران پنجاب میں صحت کارڈ کا اجراء کیا تھا۔ غریب عوام کیلئے Health Insurance کا پروگرام بھی اُسی اسکیم کا حصہ تھا۔ PTI کی حکومت نے اِسی اسکیم کو Insaf Card کا نام دے کر اپنے لیے سستی شہرت کے حصول کا وسیلہ بنانا چاہا۔ دنیا جانتی ہے کہ انصاف کارڈ کے حوالے سے کیے جانے والے گذشتہ حکومت کے تمام دعوے اُس کے باقی اعلانات کی طرح بے بنیاد ثابت ہوئے۔ ہم نے غریب عوام کو صحتِ عامہ کی سہولت فراہم کرنے کیلئے ترقیاتی بجٹ میں گزشتہ برس کے 60 ارب روپے کے مقابلے میں 125 ارب 34 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ یعنی جناب سپیکر! دوگنی سے بھی زیادہ۔

جنابِ سپیکر!

25۔ میں یہاں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے اپنی Health Scheme میں اِس امر کو یقینی بنایا ہے کہ اِس مد میں مختص کیے جانے والے قومی سرمایے کا زیادہ سے زیادہ حصہ غریب طبقے کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے پر صَرف کیا جائے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ وہ صاحب ثروت لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی نعمت سے نوازا ہے، اُنہیں اپنے صحت کے مسائل کے حل کیلئے حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے ذاتی وسائل پر انحصار کرنا چاہیے۔

جنابِ سپیکر!

26۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے پنجاب کے ہونہار مگر کم وسیلہ نوجوانوں کیلئے جب لیپ ٹاپ اسکیم کا آغاز کیا تھا تو

ہمارے مخالفین کی طرف سے اِس پر بھی تنقید کی گئی تھی۔ حالیہ برسوں میں Work from homeاور Online Education کی اہمیت میں اضافے نے اِس اسکیم کی افادیت کو دوچند کر دیا ہے۔ اِس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال میں 1 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

27۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہمارے مخالفین نے اقتدار کے حصول کیلئے جو جائز اور ناجائز حربے استعمال کیے اُن میں جنوبی پنجاب کارڈ کا استعمال بھی شامل تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت اپنے پچھلے تمام ادوار میں جنوبی پنجاب کی آبادی کے اعتبار سے بجٹ مختص کرتی رہی۔ PTI حکومت کے گذشتہ تین برسوں کے بجٹ ہمارے سامنے ہیں۔ اُن میں سے ایک بجٹ میں بھی جنوبی پنجاب کے علاقوں کیلئے اُتنی رقوم مختص نہیں کی گئیں جتنی مسلم لیگ (ن) کی حکومت اِن علاقوں کیلئے ہر برس مختص کیا کرتی تھی۔

جنابِ سپیکر!

28۔ اِس معزز ایوان کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ حکومت نے آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 35 فیصد حصہ مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 240 ارب روپے کی یہ خطیر رقم جنوبی پنجاب میں زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقیاتی اقدامات پر صرف کی جائے گی۔ ہم اِس امر کو یقینی بنائیں گے کہ اس رقم کی ایک ایک پائی صِرف اور صِرف جنوبی پنجاب کی بہتری اور ترقی پر صَرف ہو اور اسے کسی اور مقصد کیلئے استعمال نہ کیا جائے۔ ہم اِس معزز ایوان کو اس امر کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ اِس رقم میں سال بھر کے دوران کسی قسم کی کوئی کٹوتی نہیں کی جائے گی۔

جنابِ سپیکر!

29۔ اب میں معزز ایوان کو آئندہ مالی سال کے میزانیے میں پنجاب حکومت کے ترجیحی شعبہ جات کیلئے مختص فنڈز اور اہم اقدامات کی تفصیلات سے آگاہ کرنا چاہوں گا۔

جنابِ سپیکر!

30۔ تعلیم، صحت، Water Supply and Sanitation، وویمن ڈویلپمنٹ اور سوشل ویلفیئر پر مشتمل سوشل سیکٹر ماضی میں بھی ہماری اولین ترجیح رہا ہے اور مستقبل میں بھی یہ شعبہ ہماری توجہ کا مرکز رہے گا۔ آئندہ مالی سال

کے بجٹ میں سوشل سیکٹر کے لیے مجموعی طور پر 272 ارب 60 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو ترقیاتی فنڈز کا 40 فیصد ہیں۔ اِس کے علاوہ تمام WASAs کیلئے 7 ارب روپے کے فنڈز مخصوص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

31۔ یہاں میں یہ بتاتے ہوئے انتہائی فخر محسوس کر رہا ہوں کے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں تعلیم کے شعبہ کے لیے مجموعی طور پر 485 ارب 26 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز دی جارہی ہے جو سابق دور حکومت میں مختص کردہ فنڈز سے 10 فیصد زیادہ ہے۔ شعبہ تعلیم کے لیے مختص کردہ مجموعی بجٹ میں 428 ارب 56 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 56 ارب 70 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کے لیے مخصوص کئے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم کے مختص شدہ مجموعی بجٹ میں سے محکمہ سکول ایجوکیشن کیلئے 421 ارب 6 کروڑ روپے، محکمہ ہائیر ایجوکیشن کیلئے 59 ارب 7 کروڑ روپے, محکمہ سپیشل ایجوکیشن کیلئے 1 ارب 52 کروڑ اور لٹریسی وغیر رسمی تعلیم کیلئے 3 ارب 59 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

32۔ تعلیم کا فروغ اور اُس کے معیار میں بہتری مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا ہمیشہ طرہِ امتیاز رہا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت اِس امر پر پختہ یقین رکھتی ہے کہ تعلیمی میدان میں اعلیٰ اہداف کے حصول کے بغیر پاکستان حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ہماری تمام پچھلی حکومتوں کا ریکارڈ ہمارے اِس یقین کی عملی گواہی دیتا ہے۔ شعبہ تعلیم میں کیے جانے والے اِن اقدامات کو جہاں بین الاقوامی اداروں نے سراہا وہاں عالمی سطح کے Economist جیسے جریدے بھی اِن کا اعتراف کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آج ہم پھر "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" کا وہی عزم لے کر اُسی ولولے کے ساتھ تعلیم کے میدان میں انقلاب کی راہ پر گامزن ہیں۔ اِس نصب العین کے حصول کیلئے محکمہ اسکول ایجوکیشن کیلئے مختص کردہ 382 ارب روپے کے جاری اخراجات میں "زیورِ تعلیم" پروگرام کے تحت 5 ارب 53 کروڑ روپے 6 لاکھ سے زائد طالبات کو تعلیمی وظائف کی فراہمی کیلئے رکھے گئے ہیں۔ جبکہ اسکولوں میں مفت کُتب کی فراہمی کیلئے 3 ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسکول کونسلز کے ذریعے تعلیمی سہولیات کی بہتری کیلئے 14 ارب 93 کروڑ روپے اور دانش اسکولز کے جاری تعلیمی اخراجات کیلئے 3 ارب 75 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جبکہ محکمہ اسکول ایجوکیشن کے لیے مختص کردہ 39 ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز میں سے آئندہ مالی سال میں نئے دانش

اسکولز کی تعمیر کیلئے 1ارب 50 کروڑ روپے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پروگرام کے تحت Punjab (PEF)Education Foundation کیلئے 21ارب 50 کروڑ روپےاور Punjab Education (PEIMA)Initiatives Management Authority کیلئے 4ارب 80 کروڑ روپے، اسکولوں کی خستہ حال عمارتوں کی بحالی کیلئے 1 ارب 50 کروڑ روپے اور صوبہ بھر کے مختلف سکولوں میں اضافی کمروں کے قیام کیلئے 1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اِن اقدامات سے صوبہ بھر میں معیاری تعلیم کی فراہمی کا وعدہ پورا ہوگا اور تعلیم تک رسائی بہتر ہوگی۔

جنابِ اسپیکر!

33۔ PTI کی حکومت کے تحت مسلم لیگ (ن) کے عوامی فلاح کے جن منصوبوں پر کام روک دیا گیا اُن میں دیگر منصوبوں کے علاوہ عوامی مقامات، تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں میں Free Wifi کی فراہمی بھی شامل تھی۔ ہماری حکومت نے نوجوانوں اور طالب علموں کی تعلیمی ضرورتوں کے پیش نظر ان منصوبوں کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہائیر ایجوکیشن کے شعبے کیلئے مجموعی طور پر 59ارب 7 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے جس میں سے 13 ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی مقاصد کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ 2022-23ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں محکمہ ہائیر ایجوکیشن کی نمایاں اسکیموں میں 2 ارب 32 کروڑ روپے کی لاگت سے مختلف اضلاع میں 13 نئے کالجز کا قیام، 80 کروڑ روپے کی لاگت سے خواجہ فرید انجینئرنگ یونیورسٹی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان میں کیمیکل اینڈ ایگریکلچر انجینئرنگ بلاک کا قیام شامل ہیں۔ اِس کے علاوہ گریجوایٹ کالجز اور ایسوسی ایٹ کالجز میں اضافی کلاس رومز اور فرنیچر کی فراہمی کیلئے 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ صوبے بھر کے مختلف کالجز میں BS Blocks، IT Labs، IT Equipments اور Science Equipments کی فراہمی کیلئے بھی 1 ارب 50 کروڑ روپے کی تخصیص آئندہ مالی سال کے بجٹ کا حصہ ہے۔

جنابِ سپیکر!

34۔ ہم اِس حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ خصوصی بچے ریاست کی خصوصی توجہ کے متقاضی ہوتے ہیں۔ اِن کی ضروریات عام بچوں سے مختلف ہوتی ہیں جنھیں اگر پورا نہ کیا جائے تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنی اُن خداداد

صلاحیتوں کو استعمال میں نہیں لا پاتے جو قدرت نے اُنہیں عطا کی ہوتی ہیں۔اِن مقاصد کے حصول کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شعبہ خصوصی تعلیم کیلئے 1 ارب 52 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس میں 1 ارب 20 کروڑ روپے ترقیاتی مقاصد کیلئے تجویز کئے گئے ہیں۔محکمہ خصوصی تعلیم کا یہ ترقیاتی بجٹ 9 خصوصی تعلیمی مراکز کا قیام اور خصوصی تعلیمی اداروں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی بالخصوص ٹرانسپورٹ کی سہولت کی فراہمی کیلئے خرچ کیا جائے گا۔محکمہ لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن کیلئے آئندہ سال کے بجٹ میں 3 ارب 59 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 3 ارب روپے ترقیاتی مقاصد کیلئے مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

35۔ صحت کے شعبے میں بہترین سہولیات کی فراہمی ہمیشہ سے مسلم لیگ (ن) کی اولین ترجیح رہی ہے۔طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ،صحت کارڈ اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کا قیام ہماری ہی حکومت کے انقلابی اقدامات ہیں۔ آئندہ مالی سال میں بھی صحت کے شعبہ میں صوبائی،ضلعی اور مقامی سطح پر کئی نئے اقدامات متعارف کروائے جا رہے ہیں۔آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کیلئے مجموعی طور پر 470 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال سے 27 فیصد زیادہ ہیں جس میں 296 ارب روپے غیر ترقیاتی اخراجات اور 174 ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی فنڈز کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

36۔ کینسر اور دل کے امراض کی طرح گردے اور جگر کی بیماریوں کا علاج بھی ایک انتہائی مہنگا اور سنگین مسئلہ ہے۔ اِس مقصد کیلئے مریضوں کو عموماً بیرون ملک جانا پڑتا تھا۔مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اِن امراض کے علاج کیلئے صوبے میں PKLI کے نام سے ایک State of the Art ہسپتال کی بنیاد رکھی۔سابق دورِ حکومت میں اِس عوام دوست منصوبے اور اِس کے مسیحا صفت منتظمین پر کیا بیتی،اِس افسوس ناک حقیقت سے پاکستان کا ہر فرد آگاہ ہے۔یہ کہانی اقربا پروری،ذاتی عناد اور سیاسی انتقام کی بدترین مثال ہے۔ہمیں یہ فخر ہے کہ عوامی فلاح کے اِس قومی منصوبے کا ہم دوبارہ آغاز کرنے جا رہے ہیں جس کیلئے 5 ارب روپے آئندہ مالی سال کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

37۔ مسلم لیگ (ن) پاکستان کی تاریخ میں عوام کیلئے مُفت ادویات فراہم کرنے کا اعزاز حاصل کرنے والی پہلی سیاسی جماعت ہے۔ دوسری طرف ایوان کے اُس جانب بیٹھے ہوئے دوستوں کی جماعت کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ اُس نے اقتدار سنبھالنے کے بعد جو اولین اقدامات کیے اُن میں عوام کیلئے مفت ادویات کی فراہمی کا خاتمہ بھی شامل تھا۔ میں نہایت خوشی کے احساس کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ پنجاب کی حکومت نے یکم جولائی 2022ء سے صوبے بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں مُفت ادویات کی فراہمی کے سلسلے کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اِس موقع پر صوبے بھر میں کینسر میں مبتلا غریب مریضوں کیلئے مفت ادویات کی فراہمی بحال کرنے کا اعلان بھی کر رہا ہوں۔ ایوان کے اُس جانب بیٹھے ہوئے معزز ساتھی اراکین کو مُبارک ہو کہ خدمتِ خلق کے اِس سلسلے کو روکنے کا سہرہ بھی آپ ہی کے سر جاتا ہے۔

جنابِ سپیکر!

38۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم ماضی کی روش کو ترک کرتے ہوئے، آبادی میں اضافے کے بڑھتے ہوئے رجحان کے تدارک کیلئے موثر اور نتیجہ خیز اقدامات بروئے کار لائیں۔ پنجاب حکومت اِس مقصد کے حصول کیلئے 4 ارب روپے کی لاگت سے فیملی پلاننگ سروسز کی فراہمی کے سلسلے کا آغاز کرنے جا رہی ہے۔ شعبہ صحت کے 23-2022ء کے مجموعی ترقیاتی بجٹ میں پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کیلئے 21 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے نمایاں ترقیاتی منصوبہ جات میں 3 ارب 87 کروڑ روپے کی لاگت سے نیشنل ہیلتھ سپورٹ پروگرام (NHSP) کا اجراء اور 3 ارب روپے کی لاگت سے ہیلتھ کونسلز میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ علاوہ ازیں 5 ارب 80 کروڑ روپے کی لاگت سے ہسپتالوں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی، عمارتوں کی مرمت و بحالی، طبی آلات کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے کئی اقدامات کئے جا رہے ہیں جن کے تحت 3 ارب 10 کروڑ روپے جاری منصوبوں اور 2 ارب 70 کروڑ روپے نئے منصوبوں کیلئے آئندہ مالی سال میں مختص کیے جا رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ 1 ارب روپے کی لاگت سے صوبے کے THQs ہسپتالوں میں CT Scan اور 2 ارب روپے کی لاگت سے DHQs ہسپتالوں میں MRI کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ 90 کروڑ روپے کی لاگت سے Medical Store Depot کا قیام، 40 کروڑ روپے کی لاگت سے جیلوں میں قیدیوں کو طبی سہولیات کی فراہمی اور 40

کروڑ روپے کی لاگت سے خصوصی بچوں کے اسکولوں میں طبی سہولیات کی فراہمی شامل ہیں۔ Infection Control اور Communicable Disease Control Program Program کیلئے مجموعی طور پر 2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

39۔ شعبہ صحت کے 23-2022ء کے مجموعی ترقیاتی بجٹ میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کیلئے 151 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال کے بجٹ سے 93 فیصد زیادہ ہیں۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے اہم منصوبہ جات میں صحت کارڈ کے علاوہ 5 ارب روپے کی لاگت سے شروع کیا جانے والا ہسپتالوں کی بحالی کا پروگرام، 3 ارب روپے کی لاگت سے 4 اضلاع میں DHQs کے پرانے بلاکس کی جدید ٹیکنالوجی پر منتقلی، 2 ارب روپے کی لاگت سے میڈیکل کالجز کے ہاسٹلز کی اپ گریڈیشن اور 2 ارب روپے کی لاگت سے Tertiary ہسپتالوں میں CT Scan اور MRI کی سہولیات کی فراہمی شامل ہیں۔ اِس کے علاوہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے دیگر پروگرامز میں 90 کروڑ روپے کی لاگت سے ہسپتالوں میں Ventilators کی فراہمی، ملتان میں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 70 بستروں پر مشتمل ٹراما سنٹر کا قیام شامل ہے اور اِس کے علاوہ نارووال اوراوکاڑہ میں نئے میڈیکل کالجوں کا قیام بھی آئندہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے۔

جنابِ سپیکر!

40۔ سابق حکومت نے اپنے دور میں نرسنگ اسکولوں کی نمائشی اپ گریڈیشن کی تھی جسے اب ہماری حکومت حقیقی معنوں میں عملی جامہ پہنانے جا رہی ہے۔ اِس ضمن میں آئندہ مالی سال میں 2 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے نرسنگ کالجوں کو تمام بنیادی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ اِس مد میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 40 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ PKLI نرسنگ یونیورسٹی کا منصوبہ جو کہ ہماری ہی حکومت کا انقلابی منصوبہ تھا جس کے تحت پنجاب میں پہلی نرسنگ یونیورسٹی قائم کی جانی تھی لیکن سابق حکومت کی عدم دلچسپی نے اُسے سرد خانہ کی نذر کر دیا۔ ہماری حکومت از سرِ نو 3 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے اِس منصوبے کا آغاز کرنے جا رہی ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال میں 1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

41۔ وسائل سے محروم یعنی Marginalized طبقے کو زندگی کی بنیادی ضروریات کی فراہمی ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ اپنے پچھلے دور میں سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے قیام سے ہمارا مقصد اِسی طبقے کے مسائل کا حل تھا جسے سابق حکومت نے نظر انداز کیا۔ آئندہ مالی سال کیلئے 1 ارب 40 کروڑ روپے سے زائد کے فنڈز مختص کیے جا رہے ہیں جس کے تحت Senior Citizens کو ماہانہ 2 ہزار روپے کی مالی معاونت کیلئے پروگرام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں خصوصی افراد، خواجہ سراؤں اور بیواؤں کیلئے بھی خصوصی منصوبوں کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

42۔ موجودہ معاشی صورتحال میں سب سے بڑا چیلنج، درآمدات پر انحصار کم کر کے برآمدات میں اضافے پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ سابقہ دورِ حکومت میں مخصوص مقاصد کے حصول کیلئے زراعت کے شعبے میں بھی مافیاز کو پروان چڑھایا جس کی وجہ سے پنجاب جیسے صوبے میں، جسے اناج کا گھر کہا جاتا ہے، آٹے اور چینی کا بحران پیدا ہوا اور کسانوں کو استحصال کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ تھے وہ حالات جن میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے گندم کی خریداری کے ہدف کا چیلنج نہ صرف قبول کیا بلکہ اس ہدف کو پورا کرتے ہوئے کسان کو اُس کی پیداوار کے پورے معاوضے کو بھی یقینی بنایا گیا۔

جنابِ سپیکر!

42۔ پنجاب حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں زراعت کے شعبہ کیلئے مجموعی طور پر 53 ارب 19 کروڑ روپے مختص کر رہی ہے جن میں سے 14 ارب 77 کروڑ روپے ترقیاتی مقاصد کے حصول پر خرچ کیے جائیں گے۔ اِس کے علاوہ زرعی شعبہ میں Incentive Based Crop Zoning کو فروغ دیا جائے گا جس کے تحت پنجاب کی زمینوں کے زرعی Potential کے مطابق Zoning کے بعد کسانوں کو ضرورت کے مطابق سہولیات اور مراعات مہیا کی جائیں گی۔ اِس کے علاوہ آبپاشی کے شعبہ میں Drip Irrigation اور Sprinkler Irrigation کو فروغ دیا جائے گا۔ اِس سے نہ صرف پانی کی بچت بلکہ Agriculture کا شعبہ جدید Technology سے ہم آہنگ ہو سکے گا۔

جنابِ سپیکر!

43۔ ہماری حکومت زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافے کیلئے ایک جامع پروگرام Punjab Resilient and Inclusive Agriculture Transformation(PRIAT) کے نام سے متعارف کر رہی ہے جس کے تحت زرعی شعبہ کو جدید بین الاقوامی Technology سے ہم آہنگ کیا جا سکے گا۔ اِس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 3 ارب 65 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ زرعی شعبے میں Research and Development کی اہمیت کے پیشِ نظر ہماری حکومت آئندہ مالی سال میں 8 نئے منصوبوں کا آغاز کرنے جا رہی ہے جن میں دالیں، مونگ پھلی اور Blackberry جیسی High Value فصلوں کی پیداوار میں اضافے کو ممکن بنایا جائے گا۔ اِس طرز کے منصوبوں سے صوبے میں زرعی معیشت کو فروغ حاصل ہوگا۔

جنابِ سپیکر!

44۔ لائیواسٹاک کے شعبہ میں تحقیق اور تدریس کے فروغ کیلئے چیچہ وطنی میں 2 ارب 85 کروڑ روپے کی لاگت سے University of Veterinary and Animal Sciences (UVAS) کے Sub-Campus کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 35 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اِس کے علاوہ لاہور، ڈی جی خان، بہاولپور، راولپنڈی اور سرگودھا میں 1 ارب 58 کروڑ روپے کی لاگت سے لائیواسٹاک میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کے پروگرام کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کیلئے آئندہ بجٹ میں 60 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ Livestock and Dairy Development کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مجموعی طور پر 19 ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 4 ارب 29 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

45۔ پانی کا بحران عالمی نوعیت کا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ اِس اعتبار سے یہ شعبہ ہماری ترجیحات میں خصوصی توجہ کا حامل ہے۔ آب پاشی کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مجموعی طور پر 53 ارب 32 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 25 ارب 69 کروڑ روپے جاری اخراجات جبکہ 27 ارب 63 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں زرعی شعبہ کے فروغ کیلئے محکمہ آب پاشی کے تحت فصلوں کو پانی کی

موزوں مقدار میں ترسیل پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اِس مقصد کیلئے 4 ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے خوشاب اور میانوالی میں مہاجر برانچ کے مقام پر Mohar Lift کی بحالی کے منصوبوں کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اِس کے علاوہ 80 کروڑ روپے کی لاگت سے پوٹھوہار میں چھوٹے ڈیمز کی بحالی اور اپ گریڈیشن عمل میں لائی جا رہی ہے۔ دریائی پانی سے زمینوں کے کٹاؤ کو روکنے کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 4 نئے منصوبہ جات کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اِس کے علاوہ نہروں سے پانی کے ضیاع کو روکنے کیلئے نہروں کی پختگی کا منصوبہ بھی آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے جس کی لاگت 1 ارب 80 کروڑ روپے تخمینہ کی گئی ہے جس میں سے آئندہ مالی سال کیلئے 35 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ پنجند اور تریموں بیراج کی بحالی جس کا آغاز ہماری ہی حکومت میں ہوا تھا آئندہ مالی سال میں مکمل کی جا رہی ہے جس کیلئے بجٹ میں 1 ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں چولستان کے باسیوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے 84 کروڑ روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

46۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں انفرا سٹرکچر کی مد میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کیلئے 80 ارب 77 کروڑ روپے کے فنڈز کی تخصیص کی گئی ہے جو پچھلے سال کی نسبت 39 فیصد زیادہ ہے۔ پنجاب حکومت صوبے بھر میں روڈ انفراسٹرکچر کی بہتری کیلئے 35 ارب روپے کی لاگت سے پہلے سے موجود سڑکوں کی بحالی اور مرمت اور بین الاضلاعی شاہراہوں کی تعمیر نو کے منصوبے متعارف کروا رہی ہے جس کے تحت 2000 کلومیٹر سے زائد طویل سڑکوں کی بحالی عمل میں لائی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 149 سکیمیں شامل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ 13 ارب 50 کروڑ کی لاگت سے رنگ روڈ پروجیکٹ مزید دو فیز (ملتان اور سیالکوٹ) کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

47۔ ہماری حکومت صنعتی شعبہ کی ترقی اور بحالی کیلئے ہمیشہ سے سرگرم رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں صنعت کے شعبہ کیلئے مجموعی طور پر 23 ارب 83 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 12 ارب 53 کروڑ روپے

ترقیاتی منصوبوں کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ محکمہ صنعت کے نمایاں منصوبوں میں Tianjin University کی استعداد میں اضافہ اور Mir Chakar Khan Rind University کا قیام شامل ہے جن کی مجموعی لاگت 8 ارب 25 کروڑ روپے ہے۔ اِس کے علاوہ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس کیلئے آئندہ سال کے بجٹ میں 37 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ 2 ارب 10 کروڑ روپے کی لاگت سے علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی فیصل آباد کی اپ گریڈیشن اور پانی و بجلی کی فراہمی کو ممکن بنایا جا رہا ہے۔ 18 کروڑ 50 لاکھ روپے کی مالیت سے قائداعظم بزنس پارک میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کا منصوبہ بھی آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شامل ہے۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا (Phase-II) اور Leather City Kasur کا قیام بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے جن کی لاگت بالترتیب 2 ارب اور 1 ارب 16 کروڑ روپے ہے۔

جنابِ سپیکر!

48۔ سابق حکومت نے اپنے دور میں خود تو ٹرانسپورٹ کا کوئی منصوبہ متعارف نہیں کروایا۔ اِس کے برعکس "اورنج لائن ٹرین" کے ہمارے مثالی عوامی منصوبے کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے جس پر 90 فیصد کام ہم مکمل کر چکے تھے۔ ہماری حکومت آئندہ مالی سال میں اورنج ٹرین منصوبے کے علاوہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں سفری سہولیات کی فراہمی کیلئے 3 ارب 40 کروڑ روپے کی مالیت سے جدید، ماحول دوست اور آرام دہ بسیں چلانے کے منصوبے کا آغاز کر رہی ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال میں 72 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جنابِ سپیکر!

49۔ آئندہ مالی سال میں توانائی کے شعبے پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ملک بھر میں بجلی کے بحران سے پیدا ہونے والی صورتحال تمام شعبہ ہائے زندگی کو بُری طرح متاثر کر رہی ہے۔ ایک طرف عوام گرمی کی شدت سے بے حال ہے تو دوسری طرف لوڈ شیڈنگ کے سبب کاروبار کی تباہی نے ہر ایک کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہماری حکومت پہلے کی طرح اب بھی لوڈ شیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے توانائی کے متبادل ذرائع کے فروغ کو یقینی بنا رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے Energy Department کے آئندہ سال کے ترقیاتی بجٹ میں 5 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ بھر کی واٹر سپلائی اور آبپاشی کی اسکیموں کو سولر سسٹم پر منتقل کرنے کیلئے 1 ارب 50 کروڑ

روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ گھریلو صارفین کو شدید گرمی اور لوڈ شیڈنگ کے دوران پانی کی بلا تعطل فراہمی کیلئے تمام WASAs کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کیلئے سولر سسٹم پر منتقل کیا جا رہا ہے تا کہ توانائی کی کم سے کم کھپت کو یقینی بنایا جا سکے۔

جنابِ سپیکر!

50۔ عالمی سطح پر رونما ہونے والے موسمی تغیرات اس وقت پوری دنیا میں چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ دیگر ممالک کی نسبت کم آلودگی پیدا کرنے کے باوجود پاکستان اس کا سب سے بڑا شکار ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے پنجاب میں آلودگی کی سنگین صورتحال سموگ کی شکل میں واضح طور پر دیکھی جا رہی ہے۔ اِسی حقیقت کے پیشِ نظر پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں موسمی تغیرات سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کیلئے خصوصی طور پر 6 ارب روپے مختص کر رہی ہے جس کے تحت سموگ، فضائی آلودگی، جنگلات میں اچانک بھڑکنے والی آگ، درختوں کا کٹاؤ، گرمی کی شدید لہر اور ایسی ہی دیگر قدرتی آفات سے نمٹا جا سکے گا۔

جنابِ سپیکر!

51۔ نوجوانوں کو صحت مندانہ سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے کیلئے ہماری حکومت کھیلوں کے فروغ پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات پر قابو پانے کیلئے یہ اقدامات دُوررَس نتائج کے حامل ہوں گے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Sports and Youth Affairs Department کیلئے مجموعی طور پر 8 ارب 83 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 7 ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں تجویز کئے گئے ہیں۔ اِس ضمن میں Tehsil Sports Complexes کا قیام شامل ہے جس کی مد میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 40 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ 10 کروڑ روپے کی لاگت سے سرکاری اسکولوں میں کھیل کے میدانوں کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ بھی ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے۔ اِس کے علاوہ 10 کروڑ روپے کی لاگت سے جیلوں میں صحت مند سرگرمیوں کے فروغ کیلئے کھیلوں کی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

جنابِ سپیکر!

52۔ خواتین کی آبادی پاکستان کی کُل آبادی کا نصف سے زائد ہے۔ ضروری ہے کہ ہم انہیں معاشی ترقی کے

دھارے میں شامل رکھیں۔ مسلم لیگ (ن) اپنے ہر دور میں خواتین کی ترقی و بہبود کیلئے انقلابی اقدامات کرتی رہی ہے۔ اپنی اِس روایت کو قائم رکھتے ہوئے پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں Women on wheels منصوبے کے تحت خواتین اساتذہ، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور خواتین پولیو ورکرز کی آمدروفت میں سہولت کیلئے Scooties کا اجراء کر رہی ہے۔ خواتین پر تشدد کے خاتمے کیلئے مسلم لیگ (ن) کے سابق دورِ حکومت میں Violance against women centers کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اِس ضمن میں پہلا سنٹر ملتان میں بنایا گیا تھا اور اب اس کا دائرہ کار مزید تین اضلاع تک بڑھایا جا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گھروں سے دور ملازمت پیشہ خواتین کیلئے ویمن ہاسٹلز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں وہاڑی، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان میں ویمن ہاسٹلز کی تعمیر کیلئے 60 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Women Development Department کیلئے مجموعی طور پر 1 ارب 27 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو اس شعبہ میں پہلے سے جاری منصوبہ جات کی تکمیل کو یقینی بنائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

53۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ریاست کی اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے جس کی تائید پاکستان کا آئین بھی کرتا ہے۔ ہماری حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اقلیتوں کے تحفظ کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے تجویز کر رہی ہے جس میں سے 1 ارب 35 کروڑ روپے Minority Development Fund کے لئے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جب کہ باقی ماندہ فنڈز اقلیتی آبادیوں اور عبادت گاہوں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی پر خرچ کیے جائیں گے۔

جنابِ سپیکر!

54۔ آئندہ مالی سال میں مقامی حکومتوں کے لیے 528 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کے تحت آئندہ مالی سال میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے Punjab Intermediate Cities Investment Improvement Programme (PICIIP) کے تحت 7 شہروں میں سیوریج، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اور شہروں کی بہتر منصوبہ بندی کا ماسٹر پلان متعارف کروایا جائے گا جن میں راولپنڈی، ملتان، سرگودھا،

مظفر گڑھ، بہاولپور، ڈی جی خان اور رحیم یار خان شامل ہیں۔ منصوبہ کی کل مالیت کا تخمینہ 600 ملین ڈالرز لگایا گیا ہے۔صاف دیہات پروگرام کے تحت 2000 سے زائد گھرانوں پر مشتمل ہر دیہات کی صفائی ستھرائی اور دیگر Municipal Services کی فراہمی کا آغاز کیا جا رہا ہے۔مزید برآں محکمے کے ترقیاتی بجٹ میں 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جن سے جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگ، وہاڑی، راجن پور، رحیم یار خان اور خوشاب میں جنرل بس سٹینڈز کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا۔ جنرل بس اسٹینڈز کی بہتری سے نئے ٹرانسپورٹرز کی آمد کے سبب روزگار کے مواقع بھی پیدا کیے جا سکیں گے۔ اِس کے علاوہ ضلع خوشاب، جھنگ، نارووال اور سرگودھا میں Slaughter Houses کی بہتری کے لیے 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔تا کہ عام لوگوں کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق صاف اور صحت مند گوشت کی فراہمی ممکن بنائی جا سکے۔

جنابِ سپیکر!

55۔ حکومت پنجاب بڑھتی ہوئی مہنگائی میں سرکاری ملازمین کی مشکلات سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ملک کے اچھے اور بُرے حالات میں اپنے فرائض تندہی سے سرانجام دیتے ہیں اور نظام مملکت کو تعطل کا شکار نہیں ہونے دیتے۔ مالی سال 2022-23ء کے بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ اور پنشن میں 5 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ بجٹ میں مہنگائی اور آمدن کی شرح میں بڑھتے ہوئے فرق کو کم کرنے کیلئے خصوصی الاؤنس تجویز کیا گیا ہے جس کے تحت گریڈ 1 سے گریڈ 19 تک کے ایسے ملازمین جو اپنے الاؤنسز کی انتہائی حد سے کم الاؤنسز وصول کر رہے ہیں انھیں اضافی 15 فیصد Special Allowance دیا جائے گا۔اس ضمن میں صوبے کے دیہاڑی دار طبقہ اور مزدوروں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا رہا۔حکومت کی جانب سے دیہاڑی دار طبقہ اور مزدوروں کی کم از کم اجرت 20,000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 25,000 روپے ماہانہ مقرر کی جا رہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

56۔ اپنی تقریر کے اختتام پر میں تمام اراکین اسمبلی اور سرکاری اداروں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے بجٹ کی تیاری کے عمل میں حصہ لے کر اِس اہم ذمہ داری کو پورا کرنے میں ہماری مدد کی۔ میں بالخصوص محکمہ خزانہ اور پی

اینڈ ڈی بورڈ کو خراج تحسین پیش کروں گا جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس Pro-Poor and Pro-Development Budget کی تیاری کو ممکن بنایا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد